احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 18 ستمبر 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 18 ستمبر 2002ء 10 رجب 1423 ہجری - 18 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 213

میں تیری پناہ میں آتا ہوں

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی شامل تھی۔

اے اللہ تمام خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور شر تیرے قریب نہیں آ سکتا میں تیرے فضل سے قائم ہوں۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تو برکت والا اور بلند شان والا ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل۔ حدیث نمبر 1290)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہوگیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو۔ کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا۔ تب میں اس کے پاس آیا۔ اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہوگیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 265)

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ اس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا۔ اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔ (۔) یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 246)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ۔ 17 ستمبر 2002ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ حضور انور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب نسبتاً بہتری کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ جو ماہرین حضور انور کا علاج کر رہے ہیں ان کے ساتھ برطانیہ کے ایک اور ماہر ڈاکٹر کو بھی مشورہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح امریکہ سے بھی حال ہی میں ایک ماہر ڈاکٹر لندن بلوائے گئے اور ان سے بھی علاج کے سلسلہ میں دوسرے ماہرین نے تفصیلی مشورہ کیا۔ ان سب ماہرین کے نزدیک چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بلڈ پریشر' ذیابیطس اور کولیسٹرول کی زیادتی کافی عرصہ سے ہے' اس لئے اگرچہ یہ عوارض اب کنٹرول میں ہیں۔ تاہم ان کے اثرات کے زائل ہونے کیلئے لمبے علاج کی ضرورت ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مشورہ کے مطابق ہو رہا ہے۔

حضور انور کی صحت کیلئے احباب جماعت پردرد دعائیں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اعجازی طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی کو سپرد خاک کر دیا گیا

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد ننگلی سابق مربی سلسلہ سرینام و سیرالیون اور استاذ جامعہ احمدیہ جو 10 ستمبر 2002ء کو جرمنی میں 72 سال کی عمر میں انتقال کر گئے تھے انہیں مورخہ 16 ستمبر 2002ء بروز سوموار بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مورخہ 13 ستمبر بروز جمعہ بیت الرشید ہمبرگ جرمنی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھائی۔ مورخہ 16 ستمبر بروز سوموار آپ کی میت جرمنی سے ربوہ پہنچی۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ 1954ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد میدان عمل میں آئے اور پہلے پاکستان میں خدمات کرتے تھے پھر آپ سرینام اور سیرالیون میں متعین رہے جبکہ تین سال تک جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔ سیرالیون میں دوران خدمت ہڈی فریکچر ہونے کی وجہ سے آپ 1990ء میں ریٹائر ہونے کے بعد جرمنی میں مقیم ہو گئے۔ جرمنی میں قیام کے دوران بھی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا اور ہمبرگ میں سیکرٹری تعلیم اور کچھ عرصہ ایک حلقہ کے صدر بھی رہے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کلاسز لیتے رہے اور بچوں کیلئے دینی معلومات پر مبنی تعلیمی نصاب بھی تیار کیا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی پہلی بیوی مکرمہ انور شاہدہ بیگم مرحومہ سے ایک بیٹی مکرمہ خالدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب آف جرمنی' دوسری بیوی مکرمہ شمیم کوثر صاحبہ اور ایک بیٹا محمد طلحہ عمر 12 سال جو کہ وقف نو میں شامل ہے یادگار چھوڑا ہے آپ کے ایک بھتیجے مکرم محمود احمد طلحہ صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو آپ کی نیک یادوں کو زندہ رکھتے ہوئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ڈیلی ڈان میں انتخابی فہرست اور جماعت احمدیہ

کے حوالے سے شائع ہونے والی خبروں کا عکس

Ahmadis not to vote in protest

By Our Reporter

KARACHI, Sept 10: Ahmadis of Pakistan have decided to stay away from voting in October elections because they have serious reservations to the transfer of their names to the list designated for non-Muslims.

In a letter addressed to the President, Malik Khalid Masood, Nazir of Umoor-i-Amma, Anjuman Ahmadiyya Pakistan, has said the government has all of a sudden and without any valid reason, revised its correct and truly democratic decision of having only one common list of voters.

As a consequence of this revision only Ahmadis have been excluded from the common list and their names have been transferred to a list designated as a non-Muslim list, he claimed.

The community feels that "this strange measure has resulted in a ridiculous situation in which there is a common list of voters which contains the names of all the Muslims, Hindus, Sikhs, Parsis, Christians and Buddhist voters and a second list termed as non-Muslim list, comprising Ahmadis only."

The letter added that it is their contention that this procedure adopted by the Election Commission is directed against the community alone and is flagrantly discriminatory and against all principles of justice and democracy.

He claimed that there has been no change in the electoral system to justify a change in the position taken by the Ahmadis in the last elections.

The community finds it "against their conscience to participate in an election which is not on joint electorate system and which negates fundamental principles of democracy and is detrimental to national integration and harmony."

DAWN SEPTEMBER 11, 2002

Only joint electorate won't end discrimination: parties

LAHORE, Sept 10: While endorsing the principle of joint electorate, participants of a national consultation on Tuesday suggested that the system of elections be viewed in the context of the constitutional and legal order in force, an HRCP statement has said.

The participants of the consultation, organized by the Human Rights Commission of Pakistan here, reached a consensus that joint electorate was not an end in itself, but was the means to eliminate all forms of distinction in the enjoyment of rights on the basis of belief.

Most of the speakers, including representatives of major political parties, were of the opinion that all those constitutional provisions, which kept open the possibilities of distinction on the grounds of belief, needed to be revised.

None of the political parties/groups taking part in the consultation opposed joint electorate. However, there was a consensus among the participants that the scheme devised for the general election violated the joint electorate principle on more counts than one.

The participants lamented that the Ahmadiya community had to opt out of the electoral process because Ahmadi votes had been put on a separate list of non-Muslims while there was a single electoral list for Muslims, Christians, Hindus, Parsis, etc. They said the discrimination seriously violated the joint electorate system.

The meeting rejected as unnecessary and unfair the submission of affidavit by candidates, as it reflected distinction between Muslims and non-Muslims. It called for cancellation of the affidavit.

Some participants took exception to the reservation of seats for non-Muslims (as also for women), saying that such measures kept divisions among the people alive. However, it was agreed that if the political integration of the people continued, it might be possible for political parties to accommodate non-Muslims (and also women) on general seats and the need for reservations might disappear.

Regarding a proposal that non-Muslims be encouraged to contest for general seats, there was a consensus among the participants that political parties faced several obstacles in relation to the polls but, in future, possibilities of progress in that direction could not be ruled out. They recommended that the parties allow greater opportunities to non-Muslims and women to serve as legislators and as party office-holders.

The speakers unanimously rejected any amendments to the constitution made in contravention of the procedure laid down in the basic law itself.

The non-Muslim parties/groups at seminar were not satisfied with the mode of filling their reserved seats as, they said, those elected on party lists might not be able to represent their communities.

A delegate from Fata regretted that the non-Muslims in the tribal region had been ignored vis-a-vis reservation of seats.

Although the consultation was confined to the implications of the revival of the joint electorate system, the participants insisted on making a recommendation calling for withdrawal of the graduation condition.

The day-long meeting was attended by the representatives of the Pakistan People's Party, Awami National Party, Pakistan People's Parliamentarians, Pakistan Tehrik-i-Insaaf, Jeay Sindh Mahaz, Jamhoori Watan Party, Seraiki National Party, Qabaili Jamhoori Party, PPP (SB), Jamiat Ulema-i-Islam (F), Millat Party, Pakistan Muslim League (Qasim), the Justice and Peace Commission, several NGOs and a number of Muslim and non-Muslim social and human rights activists.

DAWN WEDNESDAY, SEPTEMBER 11, 2002

DAWN

Thursday, September 12, 2002

Why separate listing?

A CLEAR explanation is required from the Election Commission about the Ahmadiya community's complaint regarding voters' lists. The community says that the authorities have revised their earlier decision of having one common voters' list — a logical outcome of the decision to restore the joint electorate — and have removed Ahmadi voters from the common list, transferring them to a list designated as one for non-Muslims. The community says that only Ahmadis have been subjected to this treatment while other non-Muslims remain on the common list. As a result, the community says it will not take part in the elections. The complaint also figured in a 'national consultation' organized by the Human Rights Commission of Pakistan in Lahore on Tuesday. The participants regretted the fact that the Ahmadiya community had to opt out of the electoral process because of their being put on a separate list when there was a single electoral list for Muslims, Christians, Hindus, Parsis, etc. This was seen as a negation of the joint electorate system.

The Ahmadis had also abstained from participation in previous elections held on a separate electorate basis because that would have meant that they were a non-Muslim minority, which is the position under the law. But the restoration of the joint electorate by the present government appeared to open the way for them to exercise their electoral right as citizens of Pakistan. What is the precise legal position regarding a separate voters' list for Ahmadi voters? When was a decision made to have such a list? The situation needs to be clarified, particularly since there is controversy on another aspect, that of submission of affidavits by candidates where again a distinction arises between Muslim and non-Muslim candidates despite the fact that both can now contest general seats.

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

امام بیت الفضل لنڈن اور نمایاں جماعتی عہدوں پر خدمات سلسلہ کی توفیق پانے والے دیرینہ خادم

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی سیرت وسوانح

آپ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری رہے اور قائداعظم کی ہندوستان واپسی کے لئے مساعی کی توفیق ملی

قسط دوم آخر

انگلستان میں دوبارہ تقرر

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب دوسری مرتبہ 2 /فروری 1933ء کو قادیان سے انگلستان روانہ ہوئے- آپ کے ہمراہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب بھی تھے- حضرت درد صاحب کے لنڈن قیام کے دوران بیت الفضل لنڈن کا افتتاح سر عبدالقادر صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا- پیغام حق پہنچانے کے لئے درد صاحب نے اپنے قیام کے دوران کئی اہم لیکچرز دیئے- اسی طرح آپ نے سپین کا ایک سفر بھی اختیار کیا-

قائداعظم کو ہندوستان واپسی پر آمادہ کرنا

1933ء میں جب حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب انگلستان آئے تو قائداعظم محمد علی جناح بھی اس وقت لنڈن میں قیام پذیر تھے- آپ ہندوستان کی سیاست سے مایوس ہو کر لنڈن میں مستقل قیام کا ارادہ کر چکے تھے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر مولانا درد صاحب نے قائداعظم محمد علی جناح سے لنڈن میں ملاقاتیں کیں اور انہیں واپس ہندوستان جا کر مسلمانوں کی قیادت پھر سے سنبھالنے پر آمادہ کیا- اس بارہ میں مولانا درد صاحب خود تحریر فرماتے ہیں-

”یہ بھی حضور کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ قائداعظم نے انگلستان سے واپس ہندوستان آ کر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھال لی- جس سے 1947ء میں پاکستان وجود میں آیا- جب میں 1933ء میں انگلستان پہنچا تو اس وقت قائداعظم لنڈن میں تھے- میں نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں ہندوستان واپس آ کر سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا- میں نے انہیں آمادہ کیا کہ اگر اس آڑے وقت میں جب کہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والا اور کوئی نہیں ہے انہوں نے ان کی پھنسی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی کوشش نہ کی تو اس قسم کی علیحدگی قوم کے ساتھ بیوفائی کے مترادف ہوگی- اس کے بعد انہوں نے لنڈن میں ہندوستان کے مستقبل پر تقریر کی اور پھر اس کے بعد وہ لنڈن کو خیر باد کہہ کر ہندوستان واپس آئے اور مسلم لیگ کو منظم کیا-“

قائداعظم 16/ اپریل 1933ء کو عیدالاضحیہ کے موقعہ پر بیت الفضل لنڈن میں تشریف لائے اور ہندوستان کے مستقبل کے بارہ میں ایک لیکچر دیا- اس میں قائداعظم نے فرمایا-

``The eloquent persuation of the Imam has left me no escape``

” کہ امام صاحب کی فصیح و بلیغ ترغیب نے میرے لئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی“

(تاریخ احمدیت جلد 7)

قائداعظم کی (بیت الفضل) لنڈن میں آمد کی خبر سنڈے ٹائمز لنڈن کے 19/ اپریل 1933ء کے شمارے میں شائع ہوئی-

اس کے بعد جولائی 1933ء میں نوبزادہ لیاقت علی خان نے بھی قائداعظم سے ان کے مکان پر ملاقات کی تھی جس میں قائداعظم نے انہیں واپس جا کر ہندوستان کے سیاسی حالات کا جائزہ لے کر مطلع کرنے کے لئے کہا تھا- (تفصیل کے لئے دیکھیں قائداعظم کے 72 سال صفحہ 282 مصنف: خواجہ رضی حیدر)

اس لحاظ سے یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم کو واپسی پر آمادہ کرنے کی پہلی باقاعدہ کوشش کا سہرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سر ہی ہے- جو حضرت درد صاحب کے ذریعہ انجام پایا-

انگلستان سے واپسی اور خدمات سلسلہ

9/ نومبر 1938ء کو آپ انگلستان سے واپس تشریف لائے- آپ کے ہمراہ حضرت مولوی شیر علی صاحب‘ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب‘ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تھے- ان تینوں صاحبزادگان نے حضرت درد صاحب کے قیام لنڈن کے دوران ہی وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی- ولایت سے واپسی کے بعد حضرت مولانا درد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قرب میں گراں قدر خدمات کا موقعہ ملتا رہا- آپ کے سپرد نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت الی اللہ رہیں- جلسہ خلافت جوبلی کے انعقاد کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی حضرت مولانا درد صاحب اس کے سیکرٹری تھے ہوشیار پور میں جلسہ منعقد ہوا تو آپ نے مصلح موعود والی پیشگوئی حاضرین کو سنائی- اس موقعہ پر درد صاحب کو اس لئے چنا گیا تھا کہ ان کے پھوپھا اور خسر یعنی حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری سفر ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعود کے ہمراہ تھے- جس کے دوران حضور نے چلہ کشی کی اور انہی ایام میں مصلح موعود کی بشارات آپ کو ملیں- 1947ء کے پر آشوب دور میں قادیان سے احباب کے باحفاظت انخلاء میں بھی درد صاحب نے انڈیا اور پاکستان کے حکام کے ساتھ روابط رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا- قیام پاکستان کے بعد آپ ناظر امور عامہ وخارجہ اور ناظر تعلیم و تربیت مقرر ہوئے- بیک وقت ان تمام نظارتوں کا کام آپ کے سپرد ہونے سے واضح ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظر میں آپ اپنے اخلاص اور قابلیت میں ایک اعلیٰ درجہ پر فائز تھے-

آپ کی وفات

احمدیت کی انتھک خدمات بجالانے والا یہ وجود 7/ دسمبر 1955ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا- آپ حسب معمولی دفتر میں تشریف لائے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی میز کے ہی ایک طرف بیٹھ کر کام کرتے رہے- سوا بارہ بجے دوپہر ضعف کا شدید دورہ ہوا آپ کو گھر پہنچایا گیا وہاں دو بجے کے قریب آپ عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے- 8/ دسمبر 1955ء کو نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی-

علمی خدمات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی تحقیق و تصنیف کا ایک خاص ملکہ اور شغف عطا فرمایا تھا- چنانچہ دیگر مشنری اور انتظامی خدمات کے ساتھ ساتھ تحقیق و تصنیف کا سلسلہ آخر دم تک جاری رہا- آپ نے متعدد کتب انگریزی اور اردو زبان میں تحریر فرمائیں ان میں لائف آف احمد ‘ اسلامی خلافت‘ مسلمان عورت کی بلند شان‘ بانی سلسلہ احمدیہ اور انگریز‘ خاص طور پر قابل ذکر ہیں- لائف آف احمد حضرت مسیح موعود کی سوانح حیات پر مشتمل ہے اور سلسلہ کی تاریخ کے اعتبار سے بہت اہمیت رکھتی ہے- آپ اس کی مزید دو جلدیں تیار کرنے اور ان میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے- آپ شعر کہنے کا ملکہ بھی رکھتے تھے آپ کا ایک غیر مطبوعہ مجموعہ کلام ”وادی خیال“ کے نام سے موجود ہے-

اولاد

آپ کی دو بیویاں تھیں جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں عطا کیں- جن کے اسماء یہ ہیں-

مکرمہ رضیہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد عاطف صاحب مرحوم پروفیسر ٹی آئی کالج‘ مکرمہ خاتم النساء درد صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سابق ناظر امور عامہ‘ مکرم مجیب الرحمٰن درد صاحب نائب ناظر صنعت وتجارت ربوہ‘ مکرم صفیہ درد صاحبہ اہلیہ عبدالرزاق صاحب نائیجیریا‘ مکرمہ نعیمہ درد صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ملک رب نواز صاحب امریکہ‘ مکرمہ صالحہ درد صاحبہ‘ مکرم عیسیٰ درد صاحب مرحوم سابق سیکرٹری امور عامہ لاہور‘ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب درد‘ مکرم لطف الرحمان درد صاحب‘ مکرم حبیب الرحمٰن درد صاحب‘ مکرم نعیم الرحمٰن درد صاحب‘ مکرمہ عطیہ درد صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سلیم احمد صاحب‘ مکرمہ قانتہ درد صاحبہ اہلیہ حمید حسن منور سنوری صاحب‘ مکرمہ ہاجرہ درد صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب- آپ کے نواسوں میں سے مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ‘ مکرم محمود احمد اشرف صاحب استاذ الجامعہ اور مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ ہیں-

حضرت مصلح موعود کا خراج تحسین

سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''درد صاحب جب سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے تو ان کی عمر زیادہ نہ تھی لیکن اس عمر میں بھی ان کے وقار کا یہ حال تھا کہ ہم انہیں بڑے سے بڑے افسر سے بھی ملنے کے لئے بھیج دیتے تو وہ نہایت کامیابی کے ساتھ جماعت کی نمائندگی کر کے آجاتے تھے ان کے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا تھا کہ وہ لوگ بڑے درجہ کے ہیں اور میں کمزور انسان ہوں۔ اس وقت میں کالج کے پروفیسروں کے متعلق بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ باوجودیکہ اس وقت ملک کی حکومت اپنی ہے انہیں اگر گورنر کے پاس بھی بھیجا جائے تو وہ کامیابی کے ساتھ کوئی کام کر سکیں۔ لیکن درد صاحب کے اندر یہ یقین پایا جاتا تھا کہ گو میں کمزور انسان ہوں لیکن یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے پھر میں اسے کیوں نہیں کر سکتا''۔

(الفضل 18 دسمبر 1955ء)

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے قربانی اور وفا اور نامساعد حالات میں ثابت قدمی کی توفیق ملی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''مجھے یاد ہے جب ہم نے درد صاحب کو ولایت بھیجا ہے ان کی تنخواہ سو روپے ماہوار تھی۔ چندہ اور دوسری کٹوتیوں کے بعد انہیں ساٹھ روپے ماہوار ملتے تھے جس میں سے بڑا حصہ وہ اپنی والدہ کو بھیج دیتے تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے چار چار پانچ پانچ بچے تھے۔ وہ ہمارے مکان کے ہی ایک حصہ میں جو کچا تھا اور جس میں رہنا آج کل کے کلرک بھی پسند نہیں کرتے رہتی تھیں.......... اب دیکھو ایک شخص ایم اے ہے اور سب ججی کے لئے اسے آفر (Offer) آچکی ہے وہ .... ملک سے باہر چلا جاتا ہے سلسلہ کو اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ اس کے بیوی بچوں کو مناسب گزارا دے سکے.......... لیکن پھر بھی اس نے نہایت ثابت قدمی سے سلسلہ کی خدمت میں چالیس سال کا عرصہ گزار دیا۔'' (الفضل 18 دسمبر 1955ء)

آپ کے اوصاف

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا:۔

''درد صاحب ایک ایسے مبارک خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتا ہے۔ درد صاحب خود بھی (رفیق) تھے اور ان کو حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی بعض باتیں یاد تھیں جن میں سے بعض کا ذکر سیرت المھدی میں آچکا ہے۔ مگر درد صاحب کی ذاتی خدمات کا سلسلہ خلافت ثانیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ درد صاحب اور میں نے ایم۔اے کا امتحان اکٹھے پاس کیا تھا.......... مجھے یاد ہے کہ جب ہم شروع میں خدا کے ساتھ عہد باندھ کر سلسلہ کی خدمت میں آئے تو میری ہی تجویز پر ہم دونوں نے یہ عہد کیا تھا کہ خدا کی توفیق سے ہم ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں زندگی گزاریں گے اور کبھی کسی معاوضہ یا ترقی یا حق کا مطالبہ نہیں کریں گے اور میرے لئے انتہائی خوشی اور درد صاحب کے خاندان کے لئے انتہائی فخر کا مقام ہے کہ درد صاحب نے اس کو کامل وفاداری کے ساتھ نبھایا اور منھم من قضی نحبہ کے مقام پر فائز ہو گئے۔ (الفضل 10 دسمبر 1955ء)

حضرت درد صاحب کی سیرت کے ایک اور پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''درد صاحب کا خاص وصف یہ تھا جس میں مجھے بھی اکثر اوقات ان پر رشک آتا تھا کہ اگر کبھی حضرت صاحب کی طرف سے یا انجمن وغیرہ کی طرف سے ان کی کسی بات پر گرفت ہوتی تھی (اور گرفت سے کون انسان بالا ہے) تو وہ اسے انتہائی صبر اور ضبط کے ساتھ برداشت کرتے تھے اور اپنی بریت کا معاملہ بھی صرف خدا پر چھوڑتے تھے''۔

(الفضل 10 دسمبر 1955ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

''درد صاحب نے ولایت سے واپس آکر اکثر زمانہ نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت الی اللہ میں گزارا مگر ان کا خاص کام نظارت امور خارجہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جہاں وہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہے۔ درد صاحب کو حکومت کے افسروں اور غیر از جماعت احباب کے ساتھ ملنے کا خاص ڈھنگ آتا تھا اور وہ ان ملاقاتوں میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہتے تھے۔ مزاج کی سادگی اور کچھ مالی تنگی کی وجہ سے ان کا لباس بہت ہی سادہ بلکہ بعض اوقات درویشانہ رنگ کا ہوتا تھا مگر لوگوں سے اس قابلیت اور وقار کے ساتھ ملتے تھے کہ وہ بہت جلد ان کے زیر اثر آجاتے تھے اور درد صاحب اکثر اپنی بات منوا کر ہی اٹھتے تھے''۔

(الفضل 10 دسمبر 1955ء)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے آپ کی وفات پر لکھا:۔

''حضرت درد صاحب سلسلہ احمدیہ کے ان سچے اور وفادار خادموں میں ایک نمایاں وجود تھے جو عسر و یسر اور حالت آرام و تنگی میں خدا کے دین کی خدمت کا قطعی فیصلہ کر چکے تھے۔ انہوں نے عملاً پوری وفاداری اور کامل اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فیصلہ کو نافذ کیا ہے۔.......... احمدیت کے لئے ان کی بے انتہا عقیدت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ دن رات خدمت دین کرتے تھے اور پھر بھی ہمیشہ یہی کہتے تھے اور اسی احساس سے معمور رہتے تھے کہ میں اپنا فرض پورا نہیں کر رہا۔ وہ نہ صرف خود علمی اور ٹھوس کام کرنے کے عادی تھے بلکہ ہمیشہ ہی اپنے ملنے والوں اور دوستوں کو ہر روز نصیحت کرتے تھے کہ گہری تحقیق اور پوری ریسرچ سے کتابیں اور مضامین لکھے جائیں۔ انہیں دینی علوم سے خاص شغف تھا اور جدت اور تحقیق ان کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ اپنے احباب اور دوستوں کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل خلوص کے ساتھ پیش آتے

(الفضل 10 دسمبر 1955ء)

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ نیروبی (کینیا) کی دس روزہ تربیتی کلاس

بشارت احمد طاہر۔ مربی سلسلہ کینیا

لجنہ اماء اللہ نیروبی شہر کو امسال 12 تا 21 اپریل 2002ء کو دس روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کلاس بیت الذکر سے ملحق احمدیہ ہال میں ہوتی رہی جس کی روزانہ اوسطاً حاضری 40 تا 50 ممبرات (لجنہ + ناصرات) پر مشتمل تھی۔ نیروبی شہر کے علاوہ قریبی چھ حلقہ جات سے بھی ممبرات باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتی رہیں۔ جن میں Mail Saba`Dandore`Kasarani اور ساؤتھ بی قابل ذکر ہیں۔ باہر سے آنے والی اکثر ممبرات نومبایعین تھیں۔ بعض حلقے کافی دور تھے جہاں سے روزانہ آنا جانا کافی اخراجات چاہتا تھا اور وہاں کے غریب لوگ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ محترم امیر صاحب نے گاڑی اور ڈرائیور کا بندوبست کیا جو ممبرات کو لانے اور لے جانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا۔ اسی طرح بعض حلقہ جات سے آنے والوں کے کرائے کا انتظام کیا گیا۔

یہ کلاس صبح ساڑھے نو بجے سے لے کر شام پانچ بجے تک جاری رہتی جس میں زیادہ تر حاضری نومبایعین کی رہی۔ نصاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ زیادہ تر بنیادی دینی معلومات' ارکان دین' قاعدہ یسرنا القرآن' نماز اور اس کے مسائل' بنیادی مسائل' احمدیت کا تعارف' عام بنیادی اخلاقی باتیں وغیرہ سکھائی جائیں۔

کلاس کا آغاز ساڑھے نو بجے درس قرآن کریم سے ہوتا جو مکرم امیر صاحب کے علاوہ خاکسار اور مکرم محمد افضل صاحب ظفر مربی سلسلہ باری باری دیتے رہے۔

اس کے بعد درس حدیث ہوتا جس میں حدیث کی اہمیت' مشہور کتب' مؤلفین حدیث' حدیث اور سنت میں فرق وغیرہ کے علاوہ مختلف موضوعات پر خاکسار اور برادرم محمد افضل ظفر مربیان سلسلہ' معلم جمعہ طاہر صاحب اور معلم عثمانی نڈورو صاحب درس دیتے رہے۔

اس کے بعد قرآن کریم ناظرہ اور نماز کا پیریڈ ہوتا جس میں قاعدہ یسرنا القرآن' قرآن کریم ناظرہ مع صحت تلفظ' نماز سادہ و ترجمہ نماز' دعا قنوت' دعاء جنازہ اور اس کے مسائل سکھائے جاتے رہے۔ تدریس کے فرائض لجنہ نیروبی کی بعض ممبرات انجام دیتی رہیں۔

نماز ظہر اور کھانے کا وقفہ ہوتا جس کا انتظام محترمہ شمیم بٹ صاحبہ اور محترمہ صبیحہ قریشی صاحبہ کے سپرد تھا جو ہر وقت بہترین کھانا پکا کر مہمانوں کو کھلاتی رہیں۔

دوسرا سیشن

دو بجے بعد دوپہر دوسرے سیشن کا آغاز ہوتا جس میں دینی معلومات کے علاوہ روزمرہ پیش آمدہ مسائل سکھائے جاتے رہے۔ مثلاً بچوں کی تربیت' جمعہ کی اہمیت اور آداب' قبولیت دعا اور اس کی اہمیت و فضلیت' دین میں عورت کا مقام' لجنہ اماء اللہ کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں' تجہیز و تکفین۔

ان پروگراموں کے علاوہ آخر پر روزانہ آدھ گھنٹہ کی ایک تقریر مختلف عناوین پر ہوتی۔ معلم عثمانی نڈورو نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' پر تقریر کی۔ خاکسار نے ''تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں'' اور برادرم افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ نے ''واقعہ محرم حقائق کے آئینہ میں'' ڈاکٹر سمیرہ قریشی صاحبہ نے ''مشرقی افریقہ میں پائی جانے والی دو خطرناک بیماریاں۔ ملیریا' ایڈز اور ان سے بچاؤ کے طریقے'' پر آسان زبان میں لیکچر دیا۔

ایک دن مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے خواتین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئے۔ خواتین نے خانگی' دینی اور قانونی سوالات کئے۔ یہ پروگرام تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کلاس کے دوران میں لجنہ کو مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دعائیں اور قرآنی سورتیں بھی یاد کروائی گئیں۔ خاص طور پر سورة البروج بھی زبانی یاد کروائی گئی۔ حضرت مسیح موعود کی ایک اردو نظم افریقن بچیوں نے حفظ کر کے اس پر سوز ترنم اور

باقی صفحہ 6 پر

ڈاکٹر ایم جے ڈف

ترجمہ: محمد زکریا ورک صاحب

جب تمام حربے ناکام ہو جائیں تو آپ سچی بات ہمیشہ بتلا سکتے ہیں

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق ایک شاگرد کے تاثرات

ایم ، جے ، ڈف M.J.Duff جنہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زیرنگرانی ڈاکٹریٹ کا تحقیقی کام کر کے فزکس میں ڈگری حاصل کی انہوں نے درج ذیل قلبی تاثرات اور بیتی ہوئی یادوں پر اظہار خیال دسمبر 1996ء میں پوری۔ انڈیا میں منعقد ہونے والی فزکس کی ورکشاپ میں ایک شام عشائیہ کے بعد کیا۔ مضمون نگار اس وقت ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی کے سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کالج سٹیشن، ٹیکساس امریکہ میں فزکس کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ (مترجم)

ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت نہ صرف ان کی فیملی کیلئے ایک بہت بڑا ناقابل تلافی نقصان تھا بلکہ یہ فزکس کی کمیونٹی اور تمام بنی نوع انسان کا بھی نقصان تھا کیونکہ نہ صرف وہ بیسویں صدی کا عظیم المرتبت فزسسٹ تھا جس نے کائنات میں موجود چار میں سے دو بنیادی قوتوں کو متحد کیا بلکہ اس نے اپنی زندگی سائنس اور ایجوکیشن کی تیسری دنیا میں فروغ اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے وقف کردی تھی اگرچہ انہوں نے نوبیل پرائز فزکس میں حاصل کیا لیکن امن کے نوبیل پرائز کے بھی وہ یقینی طور پر حقدار تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کامیابیوں کا سفر

ڈاکٹر عبدالسلام کی ولادت جھنگ شہر میں 1926ء میں ہوئی جو اس وقت پاکستان میں واقع ہے اس کی زندگی کا آغاز نہایت عاجزانہ طریق سے ہوا۔ فی الحقیقت سلام کا ایک جزو کلام یعنی پسندیدہ فقرہ یہ ہوتا تھا کہ میں تو ایک عاجز انسان ہوں اور وہ اس فقرہ کو اس وقت استعمال کرتے تھے جب کوئی شخص فزکس کے مسائل کے بیان کو ضرورت سے زیادہ پیچیدہ بنانے کی کوشش کرتا جو کہ غیر ضروری ہوتا تھا۔ اس سے قبل کہ وہ برطانیہ روانہ ہوتے انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم مکمل کی۔ پھر انہوں نے 1946ء میں سینٹ جانز کالج کیمبرج میں فزکس اور ریاضی میں امتیازی طور پر ڈبل فرسٹ پوزیشن حاصل کی اس کے بعد 1952ء میں کیونڈش لیبارٹری میں انہوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد وہ کچھ سالوں کے لئے لاہور واپس آ گئے مگر 1954ء میں برطانیہ واپس آنے پر ان کا تقرر کیمبرج میں بطور لیکچرار کے ہوا۔

بلاشبہ ڈاکٹر عبدالسلام کے تعلیمی کیریئر کے آغاز کے بنیادی دور میں سب سے زیادہ اثر سینٹ جانز کالج میں ان کے اتالیق (مینٹر) پال ڈیراک جیسے عظیم انسان کا تھا ڈیراک ان کا ساری زندگی ہیرو رہا نہ صرف عظیم المرتبت فزسسٹ ہونے کے ناطے سے بلکہ ایک انسان ہونے کے ناطے سے بھی جو مادی اشیاء اور دولت میں بالکل دلچسپی نہ رکھتا تھا، ڈاکٹر عبدالسلام نے خود بھی کبھی مادی دولت کے لئے دلی آرزو کا اظہار نہ کیا بلکہ اس کے برعکس تیسری دنیا سے آئے ہوئے طلباء اور پوسٹ ڈاکٹریٹ طلباء کے (تعلیمی اخراجات) وہ اپنی جیب سے بخوشی ادا کرتے تھے۔

پیٹرک بلیکاٹ 1897ء-1974ء کی تجویز پر ڈاکٹر عبدالسلام نے 1957ء میں امپیریئل کالج لندن میں نقل مکانی کی جہاں انہوں نے تھیوریٹیکل فزکس گروپ کی بنیاد رکھی پھر 1959ء میں ان کا انتخاب رائل سوسائٹی کی فیلوشپ کے لئے ہوا۔ امپیریئل کالج لندن میں وہ پروفیسر آف فزکس تادم زندگی رہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں میں خوش قسمتی سے ان کا ڈاکٹریٹ سٹوڈنٹ تین سال 1969ء تا 1972ء رہا انہوں نے 1964ء میں انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کی بنیاد اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں رکھی جس کے وہ کچھ ہی عرصہ پہلے تک ڈائریکٹر تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی اس سے پہلے کی کامرانیوں میں سے نمایاں کام کوانٹم فیلڈ تھیوری میں رینارملائزیشن کے رول کا تھا انہوں نے کیمبرج میں اپنے ہم عصر سائنس دانوں کو فزکس کی نہایت مشکل اور پیچیدہ پرابلم Overlapping divergences کا حل پیش کرکے ہکا بکا کردیا تھا ان کی زیرک فہمی کا مظاہرہ دوبارہ اس وقت ہوا جب انہوں نے اپنا مشہور زمانہ ہائی پاتھیسز تجویز کیا کہ تمام نیوٹران بائیں ہاتھ والے ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ violation of parity in weak interactions-

ڈاکٹر عبدالسلام وہ واقعہ ہمیشہ بڑے شوق سے سنایا کرتے تھے جب وہ مشہور فزسسٹ وولف گانگ پال سے ملنے زیورک گئے اور ان کے سامنے ٹوکمپونینٹ نیوٹرینو تھیوری کا آئیڈیا پیش کیا (یا یوں کہیں کہ عاجزانہ طور پر پیش کیا) پالی Pauli نے اس نوجوان سائنس دان کو اپنے آفس سے بغیر کسی تامل کے یہ طعنہ دے کر خارج کر دیا کہ یہ نوجوان sanctity of parity کا ذرا بھی ادراک نہیں رکھتا ہے چنانچہ سلام نے اپنی تھیوری کی اشاعت کو التواء میں ڈال دیا تاوقتیکہ Lee and Yang سائنس دانوں نے پیریٹی وائیولیشن پر تقدس کا لبادہ اوڑھ دیا اس امر نے سلام کو یہ سبق سکھلایا اور وہ اس کا ذکر اپنے طلباء سے بار بار کیا کرتے تھے کہ وہ اپنے عمر رسیدہ (اساتذہ) کی باتوں پر زیادہ دھیان نہ دیا کریں (مجھے قوی امید ہے کہ کم از کم اس طالب علم نے اس نصیحت پر ضرور عمل کیا ہے) اس واقعہ نے انہیں یہ سبق بھی سکھلایا کہ سائنس کی فیلڈ میں پبلش آر پیرش کا اصول مدنظر رکھنا چاہئے۔ چنانچہ ان کی سائنٹیفک آؤٹ پٹ گراں قدر تھی جو کہ ڈھائی سو کے قریب اعلیٰ مضامین پر حاوی ہے۔

تحقیقی کام

بلاشبہ وہ تحقیقاتی کام جس کی وجہ سے انہیں 1979ء کا نوبیل انعام ملا اور جو انہوں نے گلاشو اور وائن برگ کے ساتھ شیئر کیا اور جو الیکٹروویک یونی فیکیشن کے موضوع پر تھا یہ ایک موضوع ان کے بہت سارے مستقل انٹریسٹ میں سے ایک تھا یعنی

رینارملائزیشن

گیج تھیوریز

کائرالیٹی

اس سے پہلے ان کا ریسرچ ورک جو انہوں نے گلیڈسٹون اور وائن برگ کے ساتھ 1960ء میں کیا تھا اور جو Spontaneous Symmetry Breaking کے موضوع پر تھا اور ساٹھ کی دہائی میں ان کا ریسرچ ورک جو انہوں نے جان وارڈ Jhon Ward کے ساتھ کیا تھا اور جو ویک انٹرایکشن پر تھا یہ تمام لاریب بہت دوررس اثرات کا تحقیقاتی کام تھا۔

اس بات پر میرا دل آزردہ ہے کہ امپیریل کالج آف لندن میں جب میں تھیوری گروپ کا بطور طالب علم ایک ممبر تھا اور اس گروپ میں نہ صرف ڈاکٹر عبدالسلام شامل تھے بلکہ ٹام کیبل Kibble بھی تھا کسی ایک شخص نے بھی یہ تجویز نہ کیا کہ ویک انٹرایکشن کا موضوع میری مزید ریسرچ کے لئے نہایت دلچسپ موضوع ہو سکتا ہے۔

نوبیل کمیٹی نے یقیناً گلاشو، وائن برگ اور ڈاکٹر عبدالسلام کو 1979ء میں نوبیل انعام کا مستحق جان کر دور اندیشی کا ثبوت دیا کیونکہ ڈبلیو اور زیڈ بوزانز تجرباتی طور پر سرن میں 1982ء تک دریافت نہ ہوئے تھے۔ جوگیش پتی Pati اور سلام نے اس کے بعد تجویز کیا کہ سٹرانگ نیوکلیئر فورس بھی اس اتحادی تھیوری (ویک نیوکلیئر فورس اور ای ایم ایف) میں شاید شامل کی جا سکتی ہو۔ گرینڈ یونی فیکیشن تھیوری کی پیش گوئی کے دو اہم اجزاء ہیں: میگنیٹک مونوپول اور پروٹان ڈی کے یہ دو فینامنا ایسے ہیں جن پر ابھی بھی بہت زبردست اہم تھیوریٹیکل اور تجرباتی ریسرچ ہو رہی ہے ماضی قریب میں یہ ڈاکٹر عبدالسلام ہی تھے جنہوں نے اپنی ریسرچ کے عمر بھر کے رفیق جان سٹراتھی Strathdee کے ساتھ مل کر سپر سپیس کا آئیڈیا پہلی بار پیش کیا یہ ایسی سپر سپیس ہے جس کے commuting اور anti-commuting coordinates ہیں اور جو اس وقت سپر سمیٹری کی ریسرچ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

کوانٹم تھیوری آف گریویٹی

تاہم یہ عبدالسلام ہی تھے جن کا میں تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے کوانٹم تھیوری آف گریویٹی میں میرے ذوق کو شعلہ زن کیا اور یہ ایسا موضوع تھا جس کے پیچھے اس دور میں ہاؤلے سنگ اور انگلش مین سبک گام تھے۔ میرے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کا عنوان یہ تھا پرابلمز ان دی کلاسیکل اینڈ کوانٹم تھیوریز آف گریویٹیشن۔ جب میں نے اس کا اعلان کارگیز سمر اسکول کے موقعہ پر کیا جب میں ٹریسٹ پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لئے عازم سفر ہو رہا تھا تو لوگوں نے ان کا استقبال استہزاء سے کیا۔ اس تحقیقی کام کا آغاز عبدالسلام اور ہیرمن بانڈی Bondi کے مابین ایک شرط سے ہوا تھا کہ آیا فین مین ڈایاگرام استعمال کرتے ہوئے Schwarzchild solution کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔ ہاں ایسا کیا جا سکتا ہے اور میں نے یہ ثابت بھی کر دکھایا تھا مگر مجھے معلوم نہیں آیا مسٹر بانڈی نے شرط ہار کر رقم بھی ادا کی تھی یا نہیں؟

یہ چیز ناگزیر تھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام اس وقت تک چین اور سکھ کا سانس نہ لیتے جب تک کہ وہ چوتھی فطری قوت اور سب سے زیادہ دقیق اور رمز آمیز قوت یعنی فورس آف گریویٹی کو تین دوسری قوتوں کے ساتھ متحد نہ کر لیتے ایسی وحدانیت آئن سٹائن کا بھی ہمیشہ سنہری خواب رہی اور یہ ماڈرن تھیوریٹیکل فزکس کے لئے آج بھی زبردست چیلنج ہے۔ یہ قابل اور فعال محققین کو اپنی کشش سے اپنی طرف بے اختیار کھینچ لاتی ہے اور جن میں سے آج شام اس محفل میں یہاں موجود ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام اور ان کے شاگرد

میں یہاں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے شخص کا شاگرد ہونا جو نئے نئے آئیڈیاز سے ہر آن ہر لحہ ابل رہا ہو جیسے عبدالسلام تھے یہ ایک قسم کی رحمت کے بھیس میں زحمت تھی وہ ریسرچ کا کام ایک طالب علم کو دے دیتے پھر خود اپنے عالمی سفروں پر مسلسل کئی ہفتوں کے لئے روانہ ہو جاتے تھے۔ جب واپس لوٹ کر آتے تو طالب علم سے سوال کرتے کہ تم کس چیز پر تحقیق کر رہے ہو جب شاگرد وہ معمولی کام جو اس عرصہ میں کیا ہوتا اس کو بیان کرنا شروع کرتا تو عموماً وہ جواباً کہتے نہیں نہیں یہ پرابلم تو بہت پرانی ہو چکی ہے تم کو تو جس موضوع پر کام کرنا چاہئے وہ تو یہ ہونا چاہئے۔ پھر وہ طالب علم کو بالکل نئی پرابلم مختص کر دیتے کچھ عرصہ بعد ہم طلباء بھی مثبت دانشمندی سے کام لینے لگے اور ان کو ملنے سے احتراز کرتے تاوقتیکہ ہم اس ریسرچ کے کام میں مثبت اور ٹھوس چیز تلاش کر لیتے۔ مجھے لگتا ہے شاید مشہور جرمن سائنسدان ہانس بیتھے Bethe نے یہ بات کہی ہے کہ دنیا میں جینیئس لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلے گروپ میں (جس میں میرے خیال میں سٹیو وائن برگ شامل ہے) وہ لوگ ہوتے جو (ریسرچ میں) نتائج اس غضب کی منطق اور وضاحت کے پیدا کرتے کہ وہ انسان میں یہ احساس پیدا کرتے کہ یہ تو میں بھی کر سکتا تھا۔ دوسرے گروپ میں وہ جینیئس ہوتے جو تخلیقی قابلیت والے لوگ ہوتے گویا وہ جادوگر ہوتے جن کے القاء کے مآخذ ناقابل فہم اور چکرا دینے والے ہوتے۔ **عبدالسلام میرے نزدیک اس قبیل کے شخص تھے جن کے خیالات میں مشرقی صوفیت کا رنگ ہمیشہ غالب ہوتا تھا انسان ششدرہ جاتا تھا کہ ان کی ذہانت و فطانت کی عمیق گہرائیوں تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔**

عالمی امن کا پیغامبر

بلاشبہ یہ سائنسی کامیابیاں سلام کے عظیم کردار کے ایک رخ کی صرف رونمائی کرتی ہیں انہوں نے اپنی زندگی بین الاقوامی امن اور تعاون کے لئے بھی وقف کر رکھی تھی خاص طور پر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں فرق کو دور کرنے کے لئے۔ وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتے تھے کہ یہ فرق اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک کہ تیسری دنیا کی قومیں اپنے سائنسی اور ٹیکنالوجی کے مقدر کے بارے میں خود حتمی فیصلہ نہیں کر لیتیں یعنی کہ یہ ممالک مالی امداد اور ٹیکنالوجی ایکسپورٹ کرنے کے علاوہ یہ بھی سوچیں کہ انہوں نے چیدہ چیدہ افراد کا ایسا سائنسی گروپ تیار کرنا ہے جو تمام سائنسی امور میں قابلیت کے ساتھ امتیاز کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں چنانچہ اس ضمن میں وہ اس بات کا پورے زور سے دفاع کرتے کہ (ان طلباء) کو ایسے دقیق مضامین کی تعلیم دی جائے جن کے لئے خاص ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے تھیوریٹیکل ایلیمنٹری پارٹیکل فزکس۔ مگر بعض نقاد ایسے بھی تھے جو یہ دلیل دیتے تھے کہ بجائے تعلیم کے ان (طلباء) کے وقت اور کوشش کا بہتر مصرف ان ممالک کی زراعت پر ہو سکتا ہے۔

ٹریسٹ شہر میں آئی سی ٹی پی کا قیام اس ضمن میں پہلا قدم تھا وہ کئی سال تک تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے صدر رہے پھر ان کا نام یونیسکو کے ڈائریکٹر کی نامزدگی کے لئے بھی سرگرمی سے پیش ہوا تا آنکہ کمزور صحت نے ان کو اپنا نام اس الیکشن سے واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ وہ پاکستان کے صدر کے چیف سائنٹیفک ایڈوائزر بھی رہے۔ تیسری دنیا کے ممالک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی کس قدر اشد ضرورت ہے ان کی دوررس نگاہوں کی جھلک ان کی کتاب آئیڈیاز اینڈ ریئلیٹیز میں باضابطہ طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔

میں یہاں ان کے ان گنت ایوارڈز کی فہرست پیش نہیں کروں گا جو ان کو ملے مگر چند ایک کا ذکر کرنا ضروری ہے ایٹم فار پیس پرائز 1968ء آئن سٹائن میڈل 1979ء اور پیس میڈل 1981ء ان کو دنیا کی چالیس یونیورسٹیوں نے آنریری ڈگریاں دیں اور برٹش سائنس کو خدمات کے عوض انہیں آنریری نائٹ ہوڈ دی گئی۔

عبدالسلام کی سوچ کا ایک اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ وہ تادم مرگ ایک راسخ العقیدہ صاحب ایمان رہا بدقسمتی سے میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ان کے روشن کردار کے اس پہلو پر رائے زنی کروں ماسوا یہ کہنے کے کہ وہ اس امر کو نہایت سنجیدگی سے گلے لگاتے تھے۔ مثلاً انہوں نے دین حق کے قانون کی اس رعایت سے استفادہ کیا جس مطابق وہ ایک سے زیادہ شادیاں کر سکتے تھے اس چیز نے نوبیل انعام کی مجلس کے موقعہ پر سفارتی بحران پیدا کر دیا جب وہ دونوں بیویوں کے ساتھ سٹاک ہالم پہنچے وہ شام اس لحاظ سے بھی قابل دید تھی کہ سلام اپنے روایتی لباس میں ملبوس وہاں آئے سر پر پگڑی، شلوار، اور رنگین پنجابی جوتے (یعنی کھسے) اس لباس میں ایسے لگتے تھے گویا وہ الف لیلہ کتاب کے صفحات میں سے ابھی ابھی قدم رنجہ ہوئے ہیں اس چیز کا ماحصل یہ تھا کہ انہوں نے گلاشو اور وائن برگ (سائنسدانوں) کو لباس کے معاملہ میں مات کر دیا میرے خام خیال کے مطابق اس زرق برق کا بڑا مقصد شاید یہی تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی علالت

یہ چیز یقیناً ٹریجڈی ہے کہ ایک ایسا انسان جو اس قدر چاق و چوبند اور فل آف لائف ہو جیسا کہ عبدالسلام تھے وہ ایسی نحیف کر دینے والی مرض کا ہدف بنے اس کا joie de vivre یعنی جائے آف لونگ بہت حیرت انگیز اور نرالا تھا اور ان کی پر لطف ہنسی جو غراتے ہوئے سی لائن سے بہت مشابہت رکھتی تھی وہ امپیریل کالج کے تھیوری گروپ کے ہالوں اور کمروں میں گونجتی رہے گی اور ان کی یاد کو تازہ اور زندہ کرتی رہے گی۔ جب باکمال انسانوں کے اچھے اعمال کو یاد کیا جاتا ہے تو اکثر یہ معقولہ سننے میں آتا ہے He did not suffer fools gladly یعنی وہ سادہ لوح افراد کی حماقتوں کو برداشت نہ کرتا تھا لیکن سلام سے متعلق میری امپریئل کالج کی یادیں اس سے بالکل برعکس ہیں۔

وسعت حوصلہ

دنیا بھر سے لوگ ان سے ملنے کے لئے بڑے اشتیاق سے آتے اور ان کے دروازہ پر دستک دیتے تا وہ اپنی تازہ عجیب الخلقت تھیوریز ان کے سامنے پیش کر سکیں ان میں سے بعض تھیوریز بے سروپا ہوتیں لیکن اس کے باوجود سلام ان لوگوں سے بہ تمام خوش خلقی اور عزت و وقار کے ساتھ پیش آتے تھے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ خود ان کے اپنے خیالات انوکھے قسم کے ہوتے تھے جس کی وجہ سے وہ دوسروں کے خبطی اور نرالا پن کو آسانی سے برداشت کر لیتے تھے وہ دوسروں کے آئیڈیاز میں حکمت کے موتی شناخت کر لیتے تھے جب کہ دوسرے لوگوں کو ان میں صرف ہیجان پیدا کرنے والے ریت کے ذرات نظر آتے تھے۔

اس امر کی واضح اور روشن مثال وہ نوجوان ملٹری اتاشی تھا جو لندن کے سفارت خانے میں متعین تھا وہ ایک روز پارٹیکل فزکس پر اپنے خیالات کا تبادلہ کرنے چلا آیا سلام اس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس نوجوان کو اپنی تربیت میں لے لیا یہ سائنسدان یوال نی مان Neeman تھا اور اس کے تھیوری کا ماحصل وہ نئی تھیوری تھی جس کا نام فلیور SU(3) ہے۔

اب میں آپ کے سامنے سلام کے صرف ایک کریزی آئیڈیا کی مثال پیش کرتا ہوں 1969ء اور 1972 کے عرصہ کے دوران ایک سائنسی موضوع جس پر خوب گرما گرم بحث چل رہی تھی وہ Veneziano Model تھا مجھے یاد ہے جب سلام نے Regge Trajectory کے mass اور angular momentum کی مشابہت بلیک ہول کے جیسی ہونے پر رائے زنی کی تھی آج کل اسٹرنگ تھیوری کے ماننے والے بلیک ہول اور Regge Slopes کو آنکھ جھپکے بغیر ایک ساتھ پاس پاس رکھ دیتے ہیں۔ لیکن 1960ء کی دہائی میں یہ بات کہنا کہ بلیک ہولز بنیادی ذرات کی مانند عمل پذیر ہوتے ہیں یہ آئیڈیا سلام کی ذہانت و فطانت سے کم درجہ کے لوگوں کے نزدیک نہ صرف بے ہودہ بلکہ خلاف فطرت سمجھا جاتا تھا۔

گھومنے والے بلیک ہولز اور ایلیمنٹری سٹرنگ سٹیٹس کے مابین Gyromagnetic ratios کا موضوع آج شام میری تقریر کا عنوان ہے تو اس ضمن میں سلام اپنے دور سے 25 سال آگے تھے ہسٹاریکل فٹ نوٹ کے طور پر آیئے یہ بات بھی نہ فراموش کریں کہ اس زمانہ میں سلام کو Gravitational constant تبدیل کرنا پڑا تھا تا یہ ہائیڈرانک سکیل سے میچ ہو سکے اس آئیڈیا سے اس کی سٹرانگ گریویٹی کی تھیوری نے جنم لیا تھا آج اس فیلڈ میں فیشن الٹا ہو چکا ہے اور ہم Regge Slope کو پلانک سکیل سے میچ کرنے کے لئے تبدیل کر دیتے ہیں۔

تھیوریٹیکل فزسسٹ عموماً دیانت دار طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں یعنی وہ بعض صورتوں میں سائنسی حقائق اور اعداد و شمار کو جان بوجھ کر بدل دیں یہ بات کبھی سننے میں نہیں آئی پھر بھی ہم لوگ انسان ہیں اور اس لئے جب ہم اشاعت کے لئے کوئی مضمون تحریر کر رہے ہوتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم اپنے نتائج بہترین طریق سے نمایاں طور پر پیش کریں۔

ڈاکٹر صاحب کا عظیم قول

مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ایک نوجوان ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس آیا اور اسے درپیش اخلاقی معمہ کے متعلق مشورہ طلب کیا:-

پروفیسر سلام کی یہ کیلکولیشن ان تمام دلیلوں کو ثابت کرتی ہے جو میں اب تک پیش کرتا آیا ہوں بدقسمتی سے کچھ دوسری کیلکولیشن ایسی بھی ہیں جو تصویر کو صحیح صورت میں پیش نہیں کرتیں آیا مجھے قاری کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی چاہئے مبادا یہ اس کا اثر بدمزہ کر دیں یا کہ میں انتظار کروں شاید وہ بالآخر یہ بے محل ہی ثابت ہوں؟

اس سوال کا جواب جس کو میرے خیال میں آکسفورڈ ڈکشنری آف کوٹیشنز میں شامل کر کے لازوال بنا دینا چاہئے۔ سلام نے اس طالب علم کو یوں جواب دیا۔

When all else fails, you can always tell the truth.

''جب تمام حربے ناکام ثابت ہوں تو تم سچی بات ہمیشہ بتلا سکتے ہو''

بقیہ صفحہ 4

سریلی آواز سے گائی کہ ایک سماں بندھ گیا اور دل فرط جذبات سے عش عش کر اٹھے۔

ساڑھے چار بجے اس دوسرے سیشن کا اختتام ہوتا۔ نماز عصر باجماعت ہوتی۔ تمام بہنوں کی چائے اور حسب توفیق لوازمات وغیرہ سے تواضع کی جاتی۔ کلاس کے آٹھویں دن تمام ممبرات کا امتحان لیا گیا جو انہوں نے اچھے نمبروں پر پاس کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 جولائی 2002ء)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی سلسلہ دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی پوتی مکرمہ فوزیہ کنول صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس صاحب آف جرمنی زوجہ مکرم شہزاد احمد صاحب صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور کو پہلی بچی کے بعد مورخہ 9 ستمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ''حماد احمد'' عطا فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت، درازی عمر خوش بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نتائج مقابلہ مضمون نویسی ''وقف زندگی''

سہ ماہی سوئم 2002 مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: خرم منیب صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
دوم: قیصر محمود صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ
سوم: وحید احمد شہزاد صاحب اقامۃ الظفر ربوہ
چہارم: عبد الشکور صاحب راجن پور
پنجم: انتصار احمد ازکی صاحب اسلام آباد
ششم: نوید احمد نعیم صاحب نارتھ کراچی
ہفتم: عطاء الخبیر صاحب ڈرگ روڈ کراچی
ہشتم: رضوان احمد صاحب گلشن پارک لاہور
نہم: شہباز احمد صاحب گلشن پارک لاہور
دہم: کاشف محمود صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

(مہتمم تعلیم)

اعلان داخلہ

کینیرڈ کالج فار ویمن لاہور نے بیچلرز (آنرز) ان کمپیوٹر سائنس اینڈ بزنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 ستمبر 2002ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 ستمبر 2002ء۔

شیخ زید اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی اے آنرز اسلامک سٹڈیز عربی مع کمپیوٹر میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 ستمبر 2002ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 7 ستمبر 2002ء۔

پنجاب کالج آف کامرس یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب نے M. Com اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 4 ستمبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم احمد علی ٹیچر صاحب ریٹائرڈ دار العلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم لئیق احمد صاحب کو مورخہ 27۔ اگست 2002ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''معاذ لبیب احمد'' رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ دین سے محبت رکھنے والا اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

کامیابیاں

مکرم سید عبد السلام باسط صاحب نائب امیر ضلع جہلم لکھتے ہیں۔ میری بچی مکرمہ در شہوار سید نے امسال فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اسلام آباد سے انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ کے امتحان میں 849/1100 نمبر حاصل کئے اور ''A'' گریڈ میں پاس کیا۔ میری دوسری بچی مکرمہ وجیہہ سید نے فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں 748/850 نمبر حاصل کئے اور اپنے سکول جہلم کینٹ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ میری بڑی بچی مکرمہ قرۃ العین سید فورتھ ائیر کی طالبہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 8

اکتوبر کے انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے اور نہ ہی عدالت میں اس فیصلے کو چیلنج کریں گے۔

احمدیہ کمیونٹی کے ایک ترجمان راجہ غالب احمد کہتے ہیں کہ یہ ایک مضحکہ خیز بات لگتی ہے کہ ہندو، سکھ، عیسائی اور بدھ مت تو ایک لسٹ میں مسلمانوں کے ساتھ اور احمدی دوسری لسٹ میں میں کر دیئے گئے ہیں۔

احمدیہ برادری نے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اور پاکستان میں انسانی حقوق کے کمیشن کو بھیجے گئے خطوط میں لکھا ہے کہ اس طرح کے اقدامات سے ایک مضحکہ خیز صورت حال پیدا ہوگئی ہے جس میں ایک طرف سے ووٹروں کی ایک مشترکہ لسٹ ہے جس میں مسلمان ہندو، سکھ، پارسی، عیسائی اور بدھ مت ہیں اور دوسری طرف ایک لسٹ ہے جس کو غیر مسلم کہا جا رہا ہے اس میں صرف احمدی ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کا یہ فیصلہ جو صرف احمدیوں کے خلاف ہے یہ انصاف اور جمہوریت کی روح کے منافی ہے۔

احمدیہ کمیونٹی نے کہا ہے کہ کیونکہ انتخابات کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس لئے احمدی برادری اپنے اصولی موقف پر قائم رہتے ہوئے جداگانہ انتخابات کا بائیکاٹ کرتی ہے۔ تاہم راجہ غالب احمد نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ **ابھی بھی وقت ہے اگر حکومت چاہے تو وہ اپنا فیصلہ واپس لے سکتی ہے۔**

احمدیہ برادری کے مطابق حکومت نے احمدیوں کیلئے جداگانہ فہرست کا فیصلہ کا صرف مذہبی قدامت پسندوں کے کہنے پر کیا ہے حالانکہ وہ بھی ایک اقلیت ہیں۔

یاد رہے کہ صدر مشرف کے مشترکہ انتخابات کے بعد پاکستانی اقلیتوں میں ان کی مقبولیت کافی بڑھ گئی تھی اور اسی بنیاد پر صدارت کیلئے ہونے والے ریفرنڈم میں اقلیتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

(بی بی سی 15 ستمبر 2002ء)

☆ مورخہ 13 ستمبر کو بھی بی بی سی نے اپنے پروگرام سیربین میں نمائندہ خصوصی کے حوالے سے ایک رپورٹ نشر کی تھی۔ جس میں اس بات پر حیرت کا اظہار کیا گیا کہ ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی اور بدھ مت اور مسلمان ایک لسٹ میں ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ایک الگ فہرست بنائی گئی ہے جسے غیر مسلموں کی فہرست قرار دیا جا رہا ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے مطابق احمدی ووٹرز کی الگ فہرست بنانے کا فیصلہ اس قدر خاموشی سے کیا گیا کہ ذرائع ابلاغ کو اس کا اس وقت پتہ چلا جب جماعت احمدیہ نے اس فیصلہ پر احتجاج کرتے ہوئے انتخابات میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا۔ بی بی سی کے مطابق نامہ نگار نے پاکستان کے صوبہ سندھ کے سابق وزیر، سابق بیوروکریٹ کنور ادریس سے اس فیصلہ کے بارے میں پوچھا کہ اس کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں۔ اس پر کنور ادریس صاحب نے کہا کہ۔ جب مخلوط انتخاب کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا تو اس پر دو تین چار مہینے پہلے مذہبی جماعتوں کی طرف سے یہ شور اٹھایا گیا کہ چونکہ احمدیوں کا اندراج مسلمان ووٹر لسٹ میں ہو گیا ہے یعنی وہ کامن رول میں آ گئے ہیں اس لئے یہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ تو بالکل ہی غیر معقول بات تھی۔ کیونکہ احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کے بارے میں تو آئین میں لکھا ہوا ہے اور اس شق کو نہ کسی نے چھیڑا ہے اور نہ کوئی چھیڑ رہا ہے۔ اس لئے یہ بات کرنا کہ کامن رول میں آنے کی وجہ سے احمدی مسلمان ہو گئے ہیں بالکل نامعقول بات ہے۔

☆ بی بی سی کی 13 ستمبر کو ہونے والی خبر کو روزنامہ نوائے وقت نے بھی رپورٹ کیا ہے اس کا مکمل متن ذیل میں پیش ہے۔

قادیانیوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا۔ فیصلہ قادیانیوں کی علیحدہ فہرست بنانے کے خلاف کیا، 25 لاکھ قادیانی ووٹ نہیں ڈالیں گے۔ قادیانی جماعت

لندن (ریڈیو نیوز) قادیانیوں کی جانب سے جنہیں 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا۔ اکتوبر میں ہونے والے انتخابات کے اجتماعی بائیکاٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق قادیانیوں کو الیکشن کمیشن کی جانب سے مشترکہ فہرست سے نکال کر ایک علیحدہ فہرست میں ڈالنے پر اعتراض ہے جب کہ دوسری اقلیتیں بدستور ووٹروں کی اس مشترکہ فہرست میں شامل ہیں جس میں مسلمان ووٹر بھی شامل ہیں۔ بی بی سی کے مطابق جنرل مشرف نے جداگانہ طرز انتخاب ختم کر کے مشترکہ انتخاب رائج کیا اور مذہب کی بنیاد پر بنائی گئی ووٹروں کی علیحدہ علیحدہ فہرستوں کو ایک فہرست بنا دیا گیا تاہم 17 جون کو الیکشن کمیشن نے ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے قادیانیوں کو مشترکہ فہرست سے نکال کر علیحدہ فہرست میں شامل کر دیا۔ بی بی سی نے مزید بتایا کہ قادیانیوں نے مشترکہ فہرست سے نکالے جانے کو عدالت میں چیلنج نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بی بی سی نے مزید بتایا کہ قادیانی جماعت کے مطابق بائیکاٹ کے نتیجہ میں 20 لاکھ سے 25 لاکھ قادیانی ووٹر اکتوبر کے انتخابات میں ووٹ نہیں ڈالیں گے۔ (نوائے وقت 15 ستمبر 2002ء)

☆ الیکشن کمیشن کی طرف سے جماعت احمدیہ کے افراد کیلئے جو علیحدہ فہرستیں بنانے کا جو مضحکہ خیز فیصلہ کیا گیا اس کی ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے بھی اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ انسانی حقوق کمیشن کے حوالے سے مورخہ 11 ستمبر 2002ء کو جو خبر شائع ہوئی اس کا مکمل متن ذیل میں پیش ہے۔

امیدواروں کا حلف نامہ امتیازی ہے منسوخ کیا جائے انسانی حقوق کمیشن
احمدیوں کو انتخابی عمل سے باہر رہنے پر مجبور کر دیا گیا ہے، ووٹر کے نام غیر مسلم فہرست میں درج کئے گئے

لاہور (پ ر) ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام ''قومی مشاورت'' کے شرکاء نے مخلوط انتخابات کے اصول کی توثیق کرتے ہوئے خیال ظاہر کیا ہے کہ انتخابی امیدواروں کا حلف نامہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں امتیاز ظاہر کرتا ہے اسے منسوخ کیا جائے۔ شرکاء نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ احمدیوں کو انتخابی عمل سے باہر رہنے پر مجبور کر دیا گیا ہے کیونکہ مسلمانوں، مسیحیوں، ہندوؤں، پارسیوں وغیرہ کی ایک ہی انتخابی فہرست ہونے کے باوجود احمدی ووٹروں کے نام ایک علیحدہ غیر مسلم فہرست میں درج کئے گئے ہیں۔

انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کے اس سیمینار کو رپورٹ کرتے ہوئے روزنامہ ڈان میں خبر شائع ہوئی۔

اس عجیب و غریب اور مضحکہ خیز فیصلے پر روزنامہ ڈان نے Why Separate Listing? کے عنوان سے ایک اداریتی نوٹ بھی لکھا۔

(ڈان کے تراشے الفضل کے ص 2 پر ملاحظہ کیجئے)

جماعت احمدیہ کو انتخابی عمل سے باہر رہنے پر مجبور کردیا گیا ہے

امتیازی سلوک پر بی بی سی اور دیگر اخبارات کی رپورٹ اور ہیومن رائٹس کمیشن کا احتجاج

بی بی سی لندن کی 15 ستمبر 2002ء کی خبر اور سیر بین کے تبصرہ کا متن

☆ بی بی سی کے نامہ نگار وسعت اللہ خان کی 15 ستمبر 2002ء کی رپورٹ کے مطابق جوں جوں پاکستان میں الیکشن قریب آرہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے عوام اور انتخابی امیدواروں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پہلے تو پاکستان کی سیاست کے بڑے الیکشن سے باہر ہوئے اور اس کے بعد اکتوبر انتخابات کیلئے لگایا جانے والا سب سے بڑا نعرہ یعنی مشترکہ انتخابات میں بھی ترمیم کرنی پڑی۔ حکومت نے جداگانہ انتخابات کو ختم کر کے مشترکہ انتخابات کا اعلان تو بڑے زور وشور سے کیا تھا لیکن اس اعلان کی واپسی انتہائی خاموشی سے کی گئی اور وہ بھی اس طرح کہ اسے سمجھنے کے لئے کافی دماغ لڑانے کی ضرورت چاہئے۔

پاکستان کے الیکشن کمیشن نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اعلان کیا کہ یوں تو یہ انتخابات مشترکہ بنیادوں پر لڑے جائیں گے لیکن احمدیہ کمیونٹی کو مشترکہ انتخابات کی فہرست سے نکال کر ایک دوسری فہرست میں ڈال دیا گیا۔ مطلب یہ ہوا کہ ان کے لئے اکتوبر کو ہونے والے انتخابات اب بھی جداگانہ بنیادوں پر لڑے جائیں گے۔

سرکاری ذرائع ابلاغ نے اس کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے تو مشترکہ فہرست کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن بعد میں ایک خصوصی حکم کے تحت احمدی برادری پر اعتراضات کی وجہ سے ان کو اس فہرست سے باہر نکال دیا گیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی باقی سب اقلیتیں تو مشترکہ فہرست میں ہیں لیکن احمدی کمیونٹی کیلئے فہرست جدا ہے۔ احمدی برادری نے اس اچانک فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ وہ

باقی صفحہ 7 پر

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ	18-ستمبر	زوال آفتاب	:	1-03
☆ بدھ	18-ستمبر	غروب آفتاب	:	7-14
☆ جمعرات	19-ستمبر	طلوع فجر	:	5-30
☆ جمعرات	19-ستمبر	طلوع آفتاب	:	6-53

رمزی کو عدالتی کارروائی کے بعد امریکہ کے حوالے کیا گیا وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی مقابلے میں پکڑے جانے والے القاعدہ کے خطرناک دہشت گرد رمزی بن الشیبہ سے تفتیش مکمل کر لی گئی ہے۔ اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد اسے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت پاکستان اس امر کا پابند ہے کہ ملزم کو اس ملک کے حوالے کرے جہاں وہ مطلوب ہے۔ رمزی کو بین الاقوامی قانون کے مطابق حوالے کیا گیا۔ انہوں نے کہا یہ بات قطعی غلط ہے کہ گرفتار ملزم الشیبہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی نے بھی اس کو ہم سے مانگا ہے۔ گرفتار ملزموں کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں عوام نے انتخابات رد کر دیئے وزارت خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا ہے کہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بھارت کے وزیراعظم صدر جنرل مشرف پر اب تک الزامات عائد کر رہے ہیں۔ دفتر خارجہ میں ہفتہ وار پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں عوام نے انتخابات کو رد کر دیا ہے۔ ماضی میں وہاں کئی انتخابات ہوئے ان سے کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہمیں امید ہے کیوبا میں امریکی اڈے پر قید پاکستانی جلد واپس آجائیں گے۔ تاہم تاریخ کا ابھی تعین نہیں ہوا۔

60% عملی سیاست سے ناواقف چہرے آئیں گے پاکستان میں جو حتمی انتخابی فہرستیں سامنے آئی ہیں انہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ نئی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں 60 فیصد سے زیادہ ایسے نئے چہرے ہوں گے جنہیں عملی یا انتخابی سیاست کا پہلی بار تجربہ حاصل ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں نئی پارلیمنٹ کس حد تک موثر ہوگی اس کا جائزہ لیتے ہوئے بی بی سی نے کہا کہ سیاسی جماعتوں نے معقول نئے امیدواروں کی کھیپ سامنے لانے پر کوئی توجہ نہیں دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے روایتی امیدوار جنہیں پارٹیوں نے ٹکٹ دیئے تھے الیکشن ٹربیونلز کے فیصلوں کی بھینٹ چڑھ گئے جس سے سیاسی خانوادوں کو نفسیاتی اور سیاسی دھچکہ لگا ہے۔ اور ان امیدواروں کی لاٹری نکل آئی جن کے کاغذات نامزدگی اس امید پر داخل کرائے گئے تھے کہ وہ روایتی امیدوار کی اہلیت کی صورت میں خود بخود اپنے کاغذات واپس لے لیں گے۔ اس طرح 60 فیصد ایسے چہرے ہوں گے جنہیں عملی سیاست اور پارلیمانی معاملات چلانے کا تجربہ نہ ہونے کے برابر ہوگا۔ حکومت کے نکتہ نظر سے یہ بڑی حوصلہ افزا صورتحال ہے۔

انتخابات ضرور ہونگے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ کی جانب سے انتخابات کا بائیکاٹ کیا گیا تو بھی انتخابات آزادانہ اور منصفانہ کرانے کے بارے میں حکومت کا عزم متاثر نہیں ہوگا۔

الیکشن کے بائیکاٹ پر سنجیدگی سے غور حکومت مخالف سیاسی جماعتیں الیکشن کے بائیکاٹ کے آپشن پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہیں۔ مختلف جماعتوں کے رہنما ملاقاتوں میں اس آپشن پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں انتخابی ڈرامہ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کے خلاف مکمل ہڑتال کی گئی۔ تمام دکانیں، کاروباری مراکز سرکاری و نیم سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے، بنک اور عدالتیں بند اور سڑکوں پر ٹریفک معطل رہی، پولنگ سٹیشنوں پر سناٹا رہا، کئی پولنگ سٹیشنوں پر حملے ہوئے۔ سوپور، قولنگام سمیت کئی علاقوں میں پورے دن ایک شخص بھی ووٹ ڈالنے نہیں آیا۔ ایک پولنگ سٹیشن پر صرف 16 افراد نے ووٹ ڈالے۔ فوجی مار پیٹ کر شہریوں کو پولنگ سٹیشنوں پر لاتے رہے۔ قطار میں کھڑے ووٹروں نے بی بی سی کے نمائندہ کو بتایا کہ ایک شخص بھی خود ووٹ ڈالنے نہیں آیا۔ مجاہدین نے کئی پولنگ سٹیشنوں کو نشانہ بنایا۔ راجوڑی میں ایک راکٹ حملے میں پولنگ سٹیشن تباہ ہوگیا وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں ہوئیں۔

امریکی ویزا لاٹری امریکی محکمہ خارجہ نے 2004ء کے لئے لاٹری ویزا پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ جس میں پاکستان چین اور بھارت سمیت کئی ملکوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم افغانستان کو شامل کر لیا گیا ہے۔

حمایت نہیں کرینگے ایران نے عراق کے خلاف ممکنہ امریکی حملے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ عالمی معاملات میں من مانی کر رہا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے جنرل اسمبلی کو بتایا کہ ان کا ملک چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل ہو اور اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو عراق واپسی کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس کے بدلے عراق پر عائد پابندیاں بھی ختم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بش کے الزامات جھوٹے ہیں۔

پروپرائٹر ایم بشارت احمد خان
احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے
ہمارے پاس تشریف لائیں۔
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ 50 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ فون 212434-211434

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
اب ربوہ میں بھی تلو بناسپتی گھی اور تلو کوکنگ آئل دستیاب ہے۔ تلو کی جانب سے خصوصی پیشکش تلولائٹ کے دو بڑے ڈبے خریدنے پر ایک تلولائٹ 2.5 لیٹر کا ڈبہ مفت یعنی پورے 205 روپے کی بچت
اور
اب اعلیٰ کوالٹی کا کھلا سیزن کینولا آئل اور سویابین آئل 64 روپے فی لیٹر دستیاب ہے۔
بچت بھی۔ صحت بھی
رضوان سٹور محمد ابراہیم اینڈ سنز
دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212307

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61